بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصلح قوم نوایت محسن بھٹکل بانی جامعہ اسلامیہ بھٹکل حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از: مولانا ارشاد علی افریقا جامعی ندوی

سلف صالحین کے حالات وواقعات کے مطالعہ کی روشنی میں حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔آپ سلف صالحین کا کامل نمونہ اور لائق تقلید شخصیت کے مالک تھے۔

مادیت کے دور میں جب دنیا ودنیا والے دنیا کی ترقی کے پیچھے مستانہ وار بھاگ رہے ہوں ان حالات میں ڈاکٹر صاحب کی درویشانہ زندگی،نہایت سادہ زندگی قدیم طرز کے مکان میں زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے مریدین ومستفدین کواللہ کی طرف متوجہ کرنا اوراللہ کی مخلوق کواپنے خالق سے متعارف کرانے اور جوڑنے اور دنیا سے بقدرضرورت لینے کی تلقین کرنااورتمام کاموں میں اخلاص وللّٰہیت کی رضا کوپیش نظر رکھنے کا درس دینااوراس کے لئے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا یہ آپ کی زندگی کا مشن رہا۔جامعہ اسلامیہ بھٹکل کا تخیل بھی اسی خاموش درددل ودعوتی مشن کا حصہ ہےاوراس کا قیام اپنے لئے قوم کے لئے فرض کفایہ اورصدقہ جاریہ کا ضامن ہے۔

بولناسب کوآتا ہے،کسی کا دماغ بولتا ہے،کسی کا اخلاق بولتا ہے،توکسی کی زبان بولتی ہے،حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بولتے تھےلیکن آپ کوئی خطیب مجلجل،شعلہ بیان مقرر نہیں تھے،مگر جب بولتے تو دل ودماغ سے بولتے تھے۔اخلاقی قدروں کا پاس ولحاظ رکھتے بولتے تھےاور زبان سے بولتے توبوقت گفتگوصدق وسچائی کے استحضار کے ساتھ بولتے تھےتوکیاایسی باتیں صدابصحرا ہوسکتی ہیں ممکن نہیں یقیناًوہ باتیں جوصدق وصفا سے لبریز ہوں،حاضرین مجلس مستفدین پراثر انداز ہونا یقینی ہے،توجوبات زبان سے مخلوق خدا کی اصلاح وتربیت کیلئے نکلےگی یادرکھنے کی قابل باتیں ہونگی،لوگ انہی باتیں کوملفوظات سے یادکرتے ہیں توڈاکٹر صاحب کے پوتے نے آپ کی ناصحانہ کلمات کوآپ کی حین حیات میں قلم بند کرنے کا اہتمام کیااوراپنے والد ماجد کی سرپرستی میں ان ملفوظات کو شائع بھی کیا،یہ بات باپ بیٹے کی سعادت مندی اورلائق صدتحسین خدمت ہے،ممکن ہے کہ اوروں کواس کی افادیت کا اندازہ نہ ہوں لیکن اہل اللہ کے یہاں بڑی قدروقیمت ہے۔قومی سطح پرجائزہ لیاجائےتوشاید حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ فردوحید ہیں جن کی سوانح عمری اورملفوظات کوان کی زندگی میں مرتب کیا گیا،اس باب میں ان کے فرزند اکبراستاذ گرامی مولانا محمد شفیع صاحب ملپا قاسمی دام ظلہ اوران کے فرزندارجمند مولوی محمد ضیاء الحق ملپا صاحب سلمہ(مرتب ارشادات)اپنے والد ماجد ودادا جان کی آنکھوں کی مزید ٹھنڈک کا ذریعہ بنے۔

زندگی بسر کرنا آسان نہیں اسے آسان بنایا جاتا ہے،کچھ صبر کے ساتھ،کچھ برداشت کرکے اوربہت کچھ نظرانداز کرکے، برداشت بزدلی نہیں بلکہ زندگی بسر کرنے کا اہم اصول ہے،جس دل میں قوت برداشت ہووہ کبھی ہارنہیں سکتا۔حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ کی کتاب زندگی کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تویہ چارباتیں حرف بحرف پائی جاتی تھیں،جس کا مشاہدہ آپ کے گھر والے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے ہی جان سکتے ہیں۔

اس طرح کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس مادی وسائل کی کمی ہوتی ہے لیکن وہ ہمیشہ دلشاد ہشاش بشاش مسکراتے ہوتے ہیں، جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ وہ اللہ پاک سے حسن گمان اور اچھے دن کی امید رکھتے ہیں۔ اس معاملہ میں بھی ڈاکٹر صاحبؒ کی زندگی عملی تصویر تھی، ذیل میں حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ کی چند نصائح تحریر کی جارہی ہیں تاکہ حقیر بندہ کو اور قارئین کو عمل کرنے کی توفیق میسر ہو۔ اصل عمل ہے اس کے بغیر زندگی زندگی نہیں، دنیاوی وآخروی زندگی میں حیات طیبہ کا وعدہ عمل صالح پر ہے اور حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ کا پیغام بھی یہی ہے۔

۱) ارشاد فرماتے تھے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو ضروری علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔

۲) ارشاد فرماتے کہ علم نبوت اور نور نبوت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ علم نبوت کتابوں سے حاصل ہوسکتا ہے، مگر نور نبوت تربیت یافتہ وصحبت یافتہ مشائخ ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

۳) علم دین کے ساتھ تزکیہ نفس بہت ضروری ہے، کتنا بڑا عالم کیوں نہ ہو، اگر کسی اللہ والے کے پاس اپنے نفس کی اصلاح نہ کرائے تو کوئی فائدہ نہیں۔

۴) ارشاد فرماتے تھے کہ نام ونمود اور شہرت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اداروں کو بھی شہرت ونام نمود سے بچنا چاہئے۔

۵) ہر کام خالص اللہ کے لئے کرے لوگوں کو دکھانے کے لئے نہ کرے۔ اور جو کام اللہ کے لئے کرے گا، اس کا اجر بھی اللہ دے گا۔

۶) اکثر ماتے تھے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مواعظ وملفوظات کا مطالعہ کریں، اس میں بہت سی اصلاحی وعلمی باتیں موجود ہیں۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ بھی اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

۷) ارشاد فرماتے تھے۔ اپنے بڑوں کا ادب ضرور کرے، بے ادبی سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ اور یہ شعر پڑھتے۔ ادب ہی سے انسان انسان ہے، ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے، اور یہ شعر بھی پڑھتے۔ باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔

۸) ارشاد فرماتے تھے کہ سوائے موت کے ہر چیز پر اختلاف ہے، موت ایسی چیز ہے جس پر کسی کو اختلاف نہیں، اور موت کوئی عیب کی چیز نہیں ہے، موت مومن کے لئے تحفہ ہے، اور اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ **الموت جسر يوصل الحبيب إلى حبيب**

۹) ہر ایک کو ایک دن مرنا ہے، سوائے اللہ کے ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اس لئے نیک عمل کرنے کی کوشش کریں اور گناہوں سے بچے۔ **كل نفس ذائقة الموت**، دنیا فنا ہونے والی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے **والآخرة خير وأبقى**

۱۰) ارشاد فرماتے تھے کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، اگر کوئی آپ سے الجھے تو درگزر کریں اور معاملہ کو اللہ کے حوالہ کریں۔

۱۱) ارشاد فرماتے تھے کہ بدنظری سے بچیں، نامحرم عورتوں سے اپنی نگاہ نچی رکھیں اور پردہ کا اہتمام کریں، بدنظری دین واخلاق کو برباد کردیتی ہے۔

۱۲) ارشاد فرماتے تھے کہ تکبر سے بچیں اور تواضع کریں اور اپنی بڑائی بیان نہ کریں۔

۱۳) ارشاد فرماتے تھے کہ اچھے اور متقی لوگوں کی صحبت اختیار کرو اور بری صحبت سے بچو۔ اس سے زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یا ایھاالدین امنو و کونوا مع الصادقین.

۱۴) ارشاد فرماتے تھے کہ انسان کو دنیا میں کھانے کے لئے کھانا، پہننے کیلئے کپڑا اور رہنے کیلئے گھر مل جائے تو وہ خوش قسمت انسان ہے، اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے، ناشکری نہ کرنی چاہیئے۔

۱۵) اکثر یہ دعا کرتے۔ ایمان پر خاتمہ کر، موت کی سختی آسان کر، اپنے نیک بندوں میں شامل کر، جنت فردوس میں داخل کر، یا اللہ میری دعا تو قبول کر۔ ہر انسان کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے اگر یہ دعا قبول ہو جائے تو انسان کا بیڑا پار ہے۔